روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 46-81 نمبر 194 | منگل 11 ربیع الثانی ۔ 1417ھ 27 ظہور 1375ھش 27 اگست 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی پاک محبت حاصل کی جاوے

درستی اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی پاک محبت حاصل کی جاوے ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہے اور ایسی حالت میسر ہو کہ جس قدر اندرونی آلودگیاں ہیں ان سب سے الگ ہو کر ایک مصفی قطرہ کی طرح بن جاوے جب تک یہ حالت میسر نہ ہو گی تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے۔ لیکن دعا کے ساتھ تدابیر کو نہ چھوڑے کیونکہ اللہ تعالیٰ تدبیر کو بھی پسند کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ جرمنی کے 21 ویں جلسہ میں 21 ہزار سے زائد مرد و زن کی شمولیت

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے خطاب اور دعا سے جلسہ کا اختتام فرمایا

اللہ تعالیٰ کی محبت کا یادگار اور حسین تذکرہ اور اسے اپنی زندگیوں میں جاری کرنے کی نصیحت

جرمنی کی جماعت مہمان نوازی کی روایات میں سب پر بازی لے گئی

مین ہائم۔ جرمنی۔ 25۔ اگست 1996ء جماعت احمدیہ جرمنی کا 21 واں جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ بے حد کامیابی اور کامرانی کے ساتھ 23، 24 اور 25۔ اگست کو مین ہائم جرمنی میں جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہو گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے روح پرور اور یادگار خطاب کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ حضرت صاحب نے اختتامی خطاب کے آغاز میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ جرمنی کا ہر قدم آگے ہی بڑھ رہا ہے۔ گزشتہ سال جلسہ سالانہ جرمنی کی حاضری 18 ہزار تھی جبکہ امسال کل مرد و زن کی حاضری 21 ہزار 728 رہی۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ تعداد جرمنی میں جماعت احمدیہ کی کل تعداد سے ابھی بھی کم ہے۔ کیونکہ جرمنی میں قیام پذیر بوسنین اور البانین احباب کی بڑی تعداد کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ لیکن ان سب کا دور دراز علاقوں سے یہاں آنا ممکن نہیں تھا۔ بعض کو قانونی اور بعض کو مالی دشواریاں درپیش تھیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روایات کے مطابق مہمان نوازی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یو۔ کے۔ (برطانیہ) کے جلسہ سالانہ میں بھی سوائے ایک آدھ واقعہ کے، جس میں میں نے خود لکھ کر معافی مانگی، باقی جلسہ مہمان نوازی کی اعلیٰ روایات پیش کر رہا تھا۔ لیکن جرمنی کے جلسہ کو دیکھ کر تو خود یو۔کے والوں نے کہا کہ جرمن جماعت ہم پر بازی لے گئی ہے۔ حضرت صاحب نے سینیگال کے نمائندہ، وہاں کی پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر کا ذکر فرمایا کہ انہوں نے بھی اپنی تقریر میں جماعت جرمنی کی غیر معمولی مہمان نوازی کا تذکرہ کیا۔

حضرت صاحب نے اس سال سیرۃ النبی ﷺ کے محبت الٰہی کے پہلو پر خطاب فرمایا جو قریباً اڑھائی گھنٹے جاری رہا۔ یہ یادگار خطاب اللہ کی محبت میں بہنے والے آنسوؤں اور اللہ کی محبت میں بلند ہونے والے بے ساختہ نعروں سے بھرپور تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا جب آپ خدا کی خاطر محبت اور خدا کی خاطر نفرت کرنے لگیں گے تب آپ کے دل میں اللہ کی محبت ترجیح پانے لگے گی۔ حضرت صاحب نے اس ضمن میں ایسے بچوں کی مثال دی جن کے والدین کو جب جماعتی ناراضگی کی بناء پر اخراج یا کوئی اور سزا دی گئی تو ان بچوں نے والدین سے صاف کہہ دیا کہ جب تک آپ سے جماعت اور امام جماعت ناراض ہیں آپ کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اپنی محبتوں کو خدا کی محبت کے تابع کر دیں۔ اگر خدا کی خاطر محبت کا جواز نہ رہے تو وہیں اپنی محبت کو اٹھالیں۔ اللہ کی محبت

باقی صفحہ 7 پر

ربوہ اور اطراف میں سیلاب کلیانی

اہل ربوہ کی طرف سے امدادی سرگرمیاں

ربوہ۔ 26۔ اگست۔ ربوہ کے قریب دریائے چناب میں جمعہ کے روز سے سیلاب کا بہت بڑا ریلا آنا شروع ہوا جو اب تک کے اندازوں کے مطابق 1973ء کے بعد سے پانی کا سب سے بڑا ریلا ہے۔ اس کا اندازہ ساڑھے آٹھ لاکھ کیوسک ہے۔ سوموار بعد دوپہر سے امید ہے کہ پانی کی سطح گرنی شروع ہو جائے گی۔

سیلاب کا پانی ربوہ کے نواحی دیہات کے علاوہ ربوہ کے اطراف کے محلوں کے بعض گھروں تک پہنچ گیا۔ چنانچہ فیکٹری ایریا، وڑائچ ٹاؤن، دارالعلوم جنوبی و شرقی، چھنیاں کھچیاں کے بعض علاقوں میں پانی آگیا ہے۔

ربوہ کے محلہ دارالیمن کی طرف دریائے چناب کا پانی روکنے کے لئے بند تعمیر کیا گیا ہے اس صورت حال میں اہل ربوہ نے پہلے حفاظتی انتظامات کر لئے تھے۔ چنانچہ اس بند کو پہلے ہی سے مضبوط کرنے کا کام شروع کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس حفاظتی بند کو چار چار فٹ اونچا کیا گیا۔ اس کے لئے ربوہ کے نوجوانوں اور خدام کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں جمعہ کے بعد سے اب تک ہر وقت خدام کی ایک ہزار سے ڈیڑھ ہزار کی تعداد بند پر ڈیوٹی دے رہی ہے۔

مقامی انتظامیہ نے بھی اس سلسلے میں تعاون کیا اور ایک بل ڈوزر مہیا کر دیا جس سے حفاظتی بند کو مضبوط بنانے میں بڑی مدد مل رہی ہے۔

ربوہ کے نواحی دیہات میں پانی آجانے کی وجہ سے متاثرہ دیہاتی اپنے اپنے گاؤں سے اٹھ کر طاہر آباد، نصیر آباد وغیرہ علاقوں میں آ گئے۔ دارالفضل سے ملحقہ پہاڑی کے اونچے حصوں پر بھی دیہاتیوں نے پناہ لے رکھی ہے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے دارالضیافت سے کھانا پکوا کر ان جگہوں پر بھجوایا جا رہا ہے۔ اندازاً اس وقت دو ہزار افراد کو دو وقت کھانا مہیا کیا جا رہا ہے۔

سرکاری انتظامیہ نے 5 کشتیاں مہیا کی ہیں جن کو استعمال کر کے ربوہ کے نوجوانوں نے پانی میں گھرے ہوئے افراد کو محفوظ مقامات پر پہنچایا ہے۔

جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اہل ربوہ اور دیگر علاقوں کے لوگوں کو اس آفت ناگہانی سے بچائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

27- ظہور 1375 ھش — 27 - اگست 1996ء

جسمانی اور روحانی بیماری

انسان کی جسمانی صحت کے لحاظ سے کہا جاتا ہے کہ یا وہ تندرست ہے یا بیمار۔ اگر بیمار ہے تو اسے علاج کروانا چاہئے۔ اگر علاج کی طرف سے غفلت ہوگی تو بیماری بڑھتی چلی جائے گی نہ انسان کسی کام کے قابل رہے گا نہ اسے یہ زندگی اچھی لگے گی۔ اگر بہت زیادہ بیمار ہو جائے تو موت کا انتظار کرے گا۔ اگر وہ علاج کروائے تو ٹھیک بھی ہو سکتا ہے۔ اور علاج کروانا اس کے فرائض میں داخل ہے۔ اگر وہ تندرست ہے تو اسے یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ وہ کبھی بیمار بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے بیماری کو روکنے کے لئے اسے احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ اگر وہ احتیاطی تدابیر اختیار نہیں کرتا تو اس کی اپنی غلطی ہے اور یہ غلطی اسے بیمار کر سکتی ہے۔ مجروح کر سکتی ہے۔ کسی اور طرح تکلیف پہنچا سکتی ہے۔ اور اگر بیمار ہو جائے تو اس کا یہ پچھتانا کہ احتیاط کیوں نہیں کی گئی کوئی عقل مندی نہیں ہے۔ پھر علاج کروانا چاہئے۔

جہاں تک روحانی صحت کا تعلق ہے کہا جا سکتا ہے کہ اس میں بھی یا انسان تندرست ہے یا بیمار ہے۔ اگرچہ روحانی بیماریوں کی تشخیص کوئی آسان کام نہیں ہے۔ انسان بیمار ہوتا ہے اور اسے پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ بیمار ہے بلکہ وہ اپنی بیماری کی حالت پر جسے وہ تندرستی سمجھتا ہے فخر کرتا ہے۔ جسمانی بیماری میں تو ایسا نہیں ہو سکتا جسمانی طور پر انسان بیمار ہو تو نہ صرف اپنے آپ کو کمزوری کا پتہ چلتا ہے دوسرے بھی اس کا چہرہ دیکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ بیمار ہے۔ لیکن روحانی بیماری ایک ایسی چیز ہے جس کا بہت کم پتہ چلتا ہے۔ اسی لئے انسان روحانی طور پر بیمار ہونے کے باوجود بعض اوقات یہ نہ سمجھتے ہوئے کہ وہ بیمار ہے اپنے آپ کو تندرست سمجھتا ہے۔ اور اس پر فخر کرتا ہے۔ یہ فخر اسے تباہی اور بربادی کے قریب لے آتا ہے۔ اگر اسے پتہ چل جائے کہ وہ روحانی طور پر بیمار ہے اور وہ اس کا علاج شروع کر دے تو وہ بھی تندرست ہو سکتا ہے اور بیماری سے بچ سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ روحانی زندگی میں انسان کو ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ اس کے اعمال کس قسم کا نتیجہ پیدا کرتے ہیں اور عام حالات میں جو کچھ وہ سمجھتا ہے اسی طرح ان باتوں کو کرنا چاہئے کیونکہ بیماری کی حالت میں ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو بیمار ہی نہ سمجھے لیکن جو کچھ وہ کرے گا اسے نارمل حالات میں وہ بیماری ہی کا نام دے گا۔

پس احتیاط بھی لازم ہے اور علاج بھی لازم ہے۔ احتیاط اس شخص کے لئے لازم ہے جو تندرست ہے۔ اور علاج اس شخص کے لئے لازم ہے جو بیمار ہے۔ اور ان دونوں صورتوں کا انسان کو پوری طرح پتہ ہونا چاہئے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے۔ جسمانی بیماری کا تو پتہ چل جاتا ہے۔ اپنے آپ کو بھی اور دوسروں کو بھی۔ روحانی بیماری کا پتہ چلانا کسی قدر مشکل ہے۔ اس کے لئے ہمارا معیار وہ ہونا چاہئے جو ہم نارمل حالات میں سمجھتے ہیں۔ اگر نارمل حالات میں ہم کسی بات کو برا سمجھتے ہیں تو پھر اگر کسی بری بات کو کسی وقت اچھا سمجھنے لگیں تو یہ بیماری ہے۔ اور اس بیماری کی پہچان لازم ہے۔

پس عام طور پر غور کرتے رہنا چاہئے۔ کہ اچھی بات کیا ہے اور بری بات کیا ہے۔ عام طور پر غور کرنے کو ہی نارمل سوچ کہا جاتا ہے۔ اور جس نتیجے پر بھی ہم پہنچیں اسے پلّے باندھ لینا چاہئے۔ اور جب بھی اس کے خلاف کوئی بات ہو اور ہم اسے اچھی سمجھیں تو ہمیں اس بات کا یقین کرنا چاہئے کہ ہم نارمل حالات سے ہٹ گئے ہیں یعنی تندرستی ہم سے چھن گئی ہے اور ہم بیمار ہو گئے ہیں اس طرح بیماری کا علاج آسان ہو جاتا ہے۔ پہلے تو بیماری کی سمجھ آجاتی ہے۔ اور پھر اس کے علاج کی طرف توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔

پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی اچھائی اور برائی کے معیار نارمل حالات میں پرکھتے رہیں۔ اور پھر انہی کے مطابق کام کریں۔ جب بھی ان سے ذرا پرے ہٹیں ہم اسے روحانی بیماری سمجھیں۔ اور اس بیماری کا علاج کروائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جسمانی اور روحانی تندرستی عطا کئے رکھے۔

نیکیوں کا صلہ تو ہے نیکی
ان کا بدلہ نہ مانگ دنیا سے
تجھ سے جو ہو سکے وہ کرتا جا
ڈر نہ لوگوں کے طعن و ایذا سے

ابوالاقبال

روا نہیں یہ کبھی حُسنِ بندگی کے لئے
کہ دل کسی کے لئے ہو عمل کسی کے لئے

نہ بھُول۔ جادۂ ہستی پہ یہ متاعِ حیات
کبھی خوشی کے لئے ہے کبھی غمی کے لئے

سحر کی ہے جو تمنا تو تیرگی سے گزر
شبِ سیاہ ضروری ہے چاندنی کے لئے

سبق یہ دیتی ہے تاریخِ گردشِ عالَم
سکوں کا جام ہے اک موت۔ آدمی کے لئے

نیاز و ناز کی پاکیزگی۔ خلوص و وفا
یہی ہے زادِ سفر۔ دَورِ اُخروی کے لئے

نجوم و ماہ کے مالک تری عطا پہ نثار
کوئی چراغ۔ مری شامِ زندگی کے لئے

عبدالسلام اختر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ بمقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 27- اگست 1996ء

12-00 رات- حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
1-00 دین حق کی تعلیمات روحانی خزائن
1-30 (-)اصول کی فلاسفی
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 فرنچ سیکھیے-
3-30 متفرق پروگرام-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس-
7-30 اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ
8-30 فرنچ سیکھیے-
9-00 ترجمہ کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
11-00 پشتو پروگرام
12-00 دین حق کی تعلیمات-روحانی خزائن
12-30 (-)اصول کی فلاسفی
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام/اردو پروگرام
3-00 اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 خطبہ 24-3-89
6-00 ترجمہ کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 طبی معاملات- دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریاں حصہ دوئم-
7-30 ایک نئے احمدی کے ساتھ بات چیت-

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

اے اسیرِ عقلِ خود برہستیٔ خود کم بناز
کیں سپہرِ بوالعجائب چوں تو بسیار آورد

اے اپنی عقل کے قیدی اپنی ہستی پر ناز نہ کر کہ یہ عجیب آسمان تیری طرح کے بہت سے آدمی لایا کرتا ہے۔

غیر را ہرگز نمے باشد گزر در کوئے حق
ہر کہ آید ز آسماں او رازِ آں یار آورد

خدا کے کوچہ میں غیر کو ہرگز دخل نہیں جو آسمان سے آتا ہے وہی اس یار کے اسرار ہمراہ لاتا ہے۔

خود بخود فہمیدنِ قرآں گمانِ باطل است
ہر کہ از خود آورد او نجس و مردار آورد

آپ ہی آپ قرآن کو سمجھ لینا ایک غلط خیال ہے جو شخص اپنے پاس سے اس کا مطلب بیان کرتا ہے وہ گندگی اور مردار پیش کرتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ان اشعار میں فرماتے ہیں کہ اپنی عقل کے حصار میں جو شخص بیٹھا ہے اسے اپنی شخصیت اور اپنے وجود پر فخر نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ اگر ساری دنیا میں دیکھا جائے تو اس جیسے بے شمار دیگر انسان بھی ملتے ہیں۔ گویا کہ اسے کوئی امتیازی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ اول تو امتیازی حیثیت کا بھی ناز نہ کرنا چاہئے کہ یہ محض خدا تعالیٰ کی دین ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ لیکن بہرحال انسان اپنی فطرت کی کمزوری کی وجہ سے اگر اسے کچھ امتیاز حاصل ہو تو اس پر ناز کرتا ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ چونکہ تیری قسم کے بہت سے لوگ دنیا میں موجود ہیں اس لئے تجھے اپنی ذات اور اپنی شخصیت پر فخر نہیں کرنا چاہئے۔ وہ شخص جس کا آسمان سے رابطہ نہیں ہوتا وہ کسی طرح بھی خدا تعالیٰ کے غیب دنیا کو نہیں بتا سکتا۔ یہ ایسا کوچہ ہے کہ اس کوچے میں داخل ہونے کے لئے خدا تعالیٰ کے ساتھ رابطہ ہونا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی ہستی کو پوری طرح سمجھنے کی ضرورت ہے۔ وہی شخص جو خدا تعالیٰ کو پوری طرح سمجھتا ہے اور اس پر ایمان لاتا ہے۔ ایسا شخص ہے جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ آسمان سے آتا ہے۔ اور اسرار و رموز بیان کرنے کے قابل ہے۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ وہ کلام الٰہی کو اپنی طرف سے جو معنی چاہے پہنا سکتا ہے تو یہ اس کی غلطی ہے۔ کلام الٰہی کو سمجھنے کے لئے خدا تعالیٰ سے تعلق کی ضرورت ہے اور انسان کو پاک ہونا چاہئے۔ اگر وہ پاکیزہ نہیں ہے تو یقیناً کلام الٰہی کو سمجھ نہیں سکتا اور اس کے مفاہیم بیان نہیں کر سکتا۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اس کی پیش کی ہوئی چیز گندگی اور مردار سے کسی طور پر بہتر نہیں ہو سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ کلام الٰہی کے سمجھنے کے لئے خدا تعالیٰ کو سمجھنا اور خدا تعالیٰ کو سمجھ کر اس کے احکام پر عمل کرنا اور اپنی زندگی کو پاکیزہ بنانا ایک ایسی بات ہے جس کے بغیر کلام الٰہی کا مضمون سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ انسان اپنی طرف سے اگر ایسی تشریح کرنی شروع کر دے اور اس کے مفاہیم بیان کرے تو یقیناً اس کی بیان کردہ باتیں قابل پذیرائی نہیں ہو سکتیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنی عقل پر ناز کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی طرف اپنی نظر رکھیں اور جو وہ سمجھائے اور جس طرح وہ سمجھائے۔ اس پر عمل کریں کلام الٰہی کو بھی سمجھنے کے لئے اپنی زندگی کو پاکیزہ بنائیں اور خدا تعالیٰ سے مدد طلب کریں کہ وہ اس کے مفاہیم سمجھنے میں ہماری مدد فرمائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

یہ بالکل سچ اور راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسرے کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ بھلا اتنے جو انبیاء ہوئے ہیں۔ اولیاء گذرے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ بھیک مانگا کرتے تھے؟ یا ان کی اولاد پر یہ مصیبت پڑی ہو کہ وہ دربدر خاک بسر ٹکڑے کے واسطے پھرتے ہوں۔ ہرگز نہیں۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا ہے اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

لجنہ کالم

1923ء میں جب برلن میں احمدیہ بیت بنانے کی تحریک کی گئی تو حضرت امام جماعت الثانی نے ایک خطبہ میں دیگر امور کے علاوہ فرمایا:-

میرا تو دل چاہتا ہے اگر خدا تعالیٰ روپیہ دے تو گھوڑے رکھے جائیں۔ اور ان پر بچوں کو سواری سکھائی جائے اور وہ پورے پورے سوار ہوں لیکن جب تک اتنا مال نہیں ملتا بچوں کو دوسری کھیلوں کا کھلاڑی بنانا چاہئے۔ کیونکہ اچھے کھلاڑی کے اخلاق بھی اچھے ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو بچے بچپن میں ان باتوں میں پڑتے ہیں جو بڑوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ بڑے ہو کر بالکل نکمے ثابت ہوتے ہیں۔ ایک شخص جو اب وکالت کرتا ہے اور سلسلہ سے اس کو کوئی تعلق نہیں رہا طالب علمی کی حالت میں بڑی لمبی لمبی (عبادت) کرتا تھا۔ اور (عبادت) میں اتنا روتا کہ چیخیں نکل جاتیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب (وفات یافتہ) جن کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو (-) ہوا تھا کہ وہ (-) کا لیڈر۔ وہ کہتے میرا دل چاہتا کہ اسے بیت سے اٹھا کر نیچے پھینک دوں۔ یہ کیوں روتا ہے۔ اس نے کون سے گناہ کئے ہیں۔ اسی طرح میاں عبدالسلام حضرت امام جماعت الاول کے لڑکے جب دعا ہونے لگے تو رونے لگ جاتے حضرت مولوی صاحب روکتے اور فرماتے یہ اعصابی کمزوری ہے۔ بڑا آدمی تو سمجھتا ہے کہ میری عمر کا بڑا حصہ ضائع ہو گیا ہے۔ مجھ سے کئی کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ خدا معاف کر دے اس لئے روتا ہے۔ بچہ اگر اس رنگ میں روتا ہے کہ میری اگلی عمر اچھی اور اعلیٰ ہو تو یہ جائز ہے اور اگر اس لئے روتا ہے کہ اس کے گناہ بخشے جائیں تو وہ نقال ہے۔ اس نے گناہ ہی کب کئے ہیں کہ بخشواتا ہے ہاں اگر اس کی یہ خواہش اور امنگ ہے کہ دین کا خادم بنوں اور اس پر اسے رونا آتا ہے تو جائز ہے۔

پس بچوں کے لئے کھیلنا کودنا بہت ضروری ہے۔ ہاں کھیل میں اخلاق سکھانا چاہئیں۔ مثلاً یہی کہ کہا جائے کہ اگر کوئی گالی دے تو اس کو گالی نہ دی جائے اور پھر گروپ کے لڑکوں کے متعلق رپورٹ منگوائی جائے کہ کون سے لڑکے ہیں جنہوں نے گالی کا جواب گالی سے دیا۔ اگر کوئی ہو تو اس سے توبہ کروائی جائے۔ اسی طرح یہ کہ ہر ایک غریب اور مسکین کو مدد دیں اور اس قسم کے واقعات آکر سنائیں کہ اس طرح کی لڑکے کو مدد کرنے کا موقعہ ملا ہے مگر اس نے مدد نہیں کی۔ مثلاً کوئی چھوٹا بچہ ہے۔ ادھر گائے آئی ہے لڑکا پاس کھڑا تھا۔ اسے چاہئے تھا کہ چھوٹے بچے کو پرے ہٹا لیتا مگر اس نے نہ ہٹایا۔ تو اس کی بازپرس کی جائے۔ یا مثلاً کوئی برقعہ پوش عورت تھی۔ جس پر جانور حملہ کرنے لگا تھا اور لڑکا پاس کھڑا تھا۔ مگر اسے بچانے کی کوشش کرنے کی بجائے ہنس رہا تھا تو اس کو بھی تنبیہہ کی جائے۔ ایسے واقعات پر سرزنش کی جائے اور آئندہ کے لئے عہد لیا جائے کہ ایسا نہ کریں گے۔ اس طرح عملی طریق سے بچے اخلاق سیکھ سکتے ہیں ان کی مثال طوطے کی سی ہوتی ہے۔ جو کہتا ہے میاں مٹھو چوری کھانی ہے۔ مگر نہ یہ جانتا ہے کہ میاں مٹھو کیا ہے اور نہ اسے یہ خبر ہوتی ہے کہ چوری کیا ہے۔

بچے کو اگر یوں کہا جائے کہ حاجت مند کی مدد کیا کرو تو کہیں گے ہاں کریں گے۔ مگر انہیں یہ نہیں معلوم ہو گا کہ کیا کرنا ہے۔ لیکن جب عملی طور پر انہیں سکھایا جائے گا اور ہشیار لڑکے امداد دینے کے واقعات سنائیں گے تو دوسروں کو پتہ لگے گا کہ اس طرح مدد کرنی چاہئے۔ سکاؤٹ بوائے کو اسی طرح سکھایا جاتا ہے۔ کہ بچوں کے گھر بنا کر اور ان میں ضروری اشیاء رکھ کر آگ لگاتے ہیں اور پھر آگ کو بجھانا اور چیزوں کو بچانا سکھایا جاتا ہے۔ تو سبقاً سبقاً بچوں کو یہ باتیں سکھانی چاہئیں۔ اور گروپ میں ہی سکھائی جا سکتی ہیں۔ الگ الگ ایسا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ڈوبتے کو بچانا سکھانے کے لئے بھی گروپ ضروری ہے اور بچوں کو مشق کرانی چاہئے اس میں دوسرے لوگ اگر دلچسپی لیں تو زیادہ مفید ہو سکتا ہے مگر ہمارے ملک کے اخلاق ایسے ہیں کہ اگر کوئی بڑی عمر کا آدمی کھیل میں شامل ہو تو حیرت اور تعجب کا اظہار کیا جاتا ہے حالانکہ رسول کریم ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ آپ شامل ہو جاتے تھے۔ ماں باپ کو بھی چاہئے کہ بچوں کے اس قسم کے کاموں میں کبھی کبھی شامل ہو جایا کریں۔ پھر غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرنا سکھانا چاہئے اس کا مطلب یہ نہیں کہ جیبیں بھری ہوں بلکہ یہ ہے کہ مثلاً اگر کوئی تکلیف میں ہے اندھی ہے اور بچہ اس کے ساتھ ہے جسے وہ اٹھا نہیں سکتی کہ لڑکا اٹھا لے۔ اگر کوئی گر جاتا ہے تو اسے اٹھائے اسی قسم کے اور بیسیوں کام ہیں۔

ایک اچھی بات

سب تربیتوں سے بڑھ کر تربیت یہ ہے کہ کسی شخص کو باجماعت عبادت کا عادی بنا دیا جائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"جو شخص خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے اس پر خدا سے نور اترتا ہے۔ وہ اپنے فرشتوں کو اس کی خدمت کے واسطے مامور فرماتا ہے جو اس کے واسطے کچھ کھوتا ہے اس کو اس سے ہزار چند دیا جاتا ہے۔ دیکھو صحابہ میں سے سب سے پہلے حضرت ابوبکر نے اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا تھا۔ اور کمبل پوش بن پھرا تھا۔ مگر جب خدا تعالیٰ نے اسے دیا تو کیا دیا۔ دیکھ لو۔ کیسی مناسبت ہے کہ اسے چونکہ سب صحابہ سے اول خرچ کیا تھا۔ اسے سب سے پہلے خلافت کا تخت عطا کیا گیا۔ غرض خدا کوئی بخیل نہیں۔ اور نہ اس کے فیض خاص ہیں۔ بلکہ ہر ایک جو صدق دل سے طالب بنتا ہے اسے عزت دی جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت جلد چہارم

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا

پہلا سفر انگلستان

اسی سال کا واقعہ ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ بیرسٹری پاس کرنے کے لئے انگلستان تشریف لے گئے حضرت امام جماعت احمدیہ اول کی خدمت میں اجازت سفر کے لئے آپ نے عریضہ لکھا تو حضرت صاحب نے آپ کو اور آپ کے والد محترم (حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب) کو الٰہی رہنمائی حاصل کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ دونوں نے ایسا ہی کیا اور کوئی امر مانع نہ پاکر انگلستان کے سفر کی تیاری شروع کر دی۔ آپ حضرت امام اول کی خدمت میں آخری ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت صاحب نے نصیحت فرمائی۔ کہ آپ لندن جارہے ہیں۔ لندن شہر دنیا کی زیب و زینت اور جاذب نظر مناظر کے لحاظ سے مصر سے بھی بڑھ کر سنا جاتا ہے۔ آپ ہر صبح سورہ یوسف کی تلاوت کر لینا اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ دوسرے کسی شہر میں سب کے سب شریر نہیں ہوتے۔ شرفاء بھی ہوتے ہیں اس لئے تعلقات اور نشست و برخاست کے لئے شرفاء کا انتخاب مفید رہے گا۔

اگرچہ وہ زمانہ آپ کے عنفوان شباب کا تھا اور مغربی ممالک خصوصاً انگلستان میں چاروں طرف الحاد۔ دہریت اور لادینیت کا ایک سیلاب امڈا ہوا تھا۔ مگر آپ نے امام جماعت کی اس نصیحت پر اس سختی سے عمل کیا کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے جو بعد میں ہندوستان سے انگلستان پہنچ گئے۔ اور ووکنگ میں مقیم تھے آپ کے زہد و تقویٰ، پاکیزہ اور اعلیٰ کیریکٹر اور دینی شغف سے بے حد متاثر ہوئے اور انہوں نے حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب کو خط لکھا کہ لندن شہر کو اگر مصر سے تشبیہہ دی جائے تو ظفر اللہ خاں یوسف ہیں۔

قیام انگلستان کے دوران آپ کو اپنے تعلیمی فرائض ادا کرنے کے علاوہ انگلستان اور دوسرے مغربی ممالک میں دعوت الی اللہ کے ذرائع و وسائل پر بھی کافی غور کرنے کا موقع ملا۔ نیز یورپ کے نئے مذہبی رجحانات اور دین حق کے خلاف مہم کا بھی آپ نے گہرا مطالعہ کیا۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکا۔ انگریزوں تک دین حق کا پیغام پہنچانے کی از حد کوشش کی جس کی تفصیل ان رپورٹوں سے ملتی ہے جو ان دنوں اخبار بدر میں شائع ہوتی رہتی تھیں ان دینی سرگرمیوں کے پیش نظر جو آپ نے زمانہ طالب علمی میں وہاں کی ہیں آپ کو سب سے پہلا احمدی مربی کہنا مناسب ہوگا۔ یورپ کے لوگوں کو عیسائیت سے کھینچ کر دین حق کی طرف لانے کی آپ میں کس درجہ تڑپ تھی۔ اس کا اندازہ ذیل کے خط سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے جو آپ نے انہی دنوں لندن سے لکھا۔ "مجھے اکثر تعجب آتا ہے کہ یورپ میں تثلیث کے ماننے والوں کی کیا تعداد ہے۔ میں نے سوائے ایک عورت کے کسی شخص کو انگلستان یا کسی اور ملک میں تثلیث کا قائل نہیں پایا۔ یہ لوگ گرجے جاتے ہیں مگر صاف مانتے ہیں کہ لباس دکھانے کی غرض سے نہ عبادت کی ضرورت سے۔ تثلیث کو بلا پس و پیش بیہودہ قرار دیتے ہیں تین ہی دن ہوئے کہ ایک عورت سے باتیں ہو رہی تھیں کہنے لگی کہ گرجے تو جاتی ہوں مگر سچ پوچھو تو تثلیث کو نہ مانتی ہوں نہ مان سکتی ہوں۔ ہم میں سے کوئی بھی نہیں مانتا اور ہمارے علماء اکثر دل میں اس سے منکر ہیں ایک ڈاکٹر سے میری گفتگو ہوئی اس نے کہا میں تو تثلیث کو نہیں مانتا لیکن فرض کیا کسی نے باپ اور بیٹے کو تو سمجھ لیا۔ مگر روح القدس کے حصے کا پتہ نہیں لگتا۔ میں نے ایک پادری سے سوال کیا تھا کہ مجھے سمجھاؤ تو اس نے جواب دیا کہ ڈاکٹر صاحب اگر اتنی عمر میں بھی آپ روح القدس کو نہیں سمجھ سکے۔ تو میں آپ کو نہیں سمجھا سکتا اس ڈاکٹر نے دین حق کی بہت تعریف کی اور مجھ سے کہا میرے بعض دوست دل سے بالکل مسلمان ہیں کسر صلیب دور نہیں معلوم ہوتی۔"

1913ء میں آپ چند روز کے لئے سوئٹزرلینڈ اور جرمنی تشریف لے گئے۔ اس سفر میں بھی آپ کو پیغام دین حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔

اس سفر کے بعد تعطیلات گرما میں آپ نے ایک دوست کے ہمراہ سویڈن، فن لینڈ اور روس کا سفر کیا۔ ان دنوں روس کا ملک کچھ زیادہ ترقی یافتہ نہیں تھا۔ تین دن سینٹ پیٹر برگ میں (جو ان دنوں روس کا دار الحکومت تھا) قیام کیا۔ ایک دن آپ کو معلوم ہوا کہ وہاں ایک مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ چنانچہ آپ شیخ صاحب کے ساتھ وہاں پہنچے۔ مسجد کے احاطے میں داخل ہوتے ہی ایک مزدور ملا۔ جو صرف روسی زبان بولتا تھا۔ آپ نے عمارت کی طرف اشارہ کر کے سوال کیا مسجد؟ اس نے جواب دیا مسجد۔ پھر پوچھا مسلمان اس نے کہا "مسلمان الحمد للہ" وہ آپ کو مسجد میں لے گیا۔ آپ غیر ملکی ہونے کی وجہ سے کوئی گفتگو نہ کر سکتے تھے۔ جب وہ آپ کو مسجد دکھا چکا تو آپ نے اسے ایک روپیہ دیا۔ مسجد دیکھ کر آپ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ نیز یہ معلوم کر کے بھی

باقی صفحہ 5 پر

ابن العطاء

میرا کالم

ہوائی پروازیں کتنی اہم ہیں۔ اس کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ہر نئے دن پرواز کرنے والوں کی دلچسپی بڑھ رہی ہے اور ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ساری دنیا کو اب ہوائی پروازوں نے ایک عالمی گاؤں بنا کے رکھ دیا ہے۔ جہاں کئی دن سفر کر کے کسی منزل پر پہنچنا پڑتا تھا۔ وہاں اب گھنٹوں میں پہنچا جاتا ہے۔ ملکوں کے اندر بھی اور بین المملکتی پروازیں بھی روز بروز زیادہ اہمیت اختیار کرتی چلی جارہی ہیں اگر کسی ملک کو بیرون ملک پروازوں کی اجازت نہ دی جائے اور دیگر ممالک سے بھی یہ کہا جائے کہ وہ فلاں ملک تک اپنی پروازیں نہ لے کے جائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ملک کو دنیا کے مختلف ممالک سے کاٹ کر رکھ دیا گیا ہے۔

ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ لیبیا کئی سالوں سے اس بات سے محروم ہے کہ وہ اپنی پروازیں بیرون ملک لے جاسکے یا بیرون ملک کی کوئی پرواز ان کے ملک میں آسکے۔ اور یہ اس لئے کہ کہا جاتا ہے کہ لاکربی سکاٹ لینڈ میں جو ہوائی جہاز بم سے تباہ کیا گیا تھا۔ اس کے دو مشتبہ افراد لیبیا کے باشندے ہیں۔ یا تو انہیں برطانیہ امریکہ اور فرانس کے حوالے کیا جائے یا پھر لیبیا اس سزا کو بھگتے۔ لیبیا سزا تو بھگت رہا ہے لیکن کسی شخص کو لاکربی۔ کی تباہی کے سلسلے میں کسی دوسرے ملک کے سامنے پیش نہیں کرنا چاہتا۔ اس سلسلے میں کئی دفعہ مختلف مسائل سامنے آئے ہیں لیکن لیبیا ڈٹا ہوا ہے۔ اب ایران کو بھی یہ دھمکی مل گئی ہے کہ سیکورٹی کونسل نے اس کے خلاف ریزولیوشن پاس کر دیا ہے۔ اگرچہ اس کے نفاذ کی تاریخ ابھی مقرر نہیں ہوئی۔ لیکن سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ بطرس غالی سے کہا گیا ہے کہ وہ تین ماہ کے اندر رپورٹ کرے۔ ایران میں یہ خطرہ بھی محسوس کیا جارہا ہے۔ کہ نہ صرف پروازوں پر پابندی لگے گی بلکہ اس پر فوجی حملہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیبیا کے بعد اگر ایران کی باری آجائے تو کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ سوڈان کی حکومت پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے اور اب ترکی کو بھی یہ کہا جا رہا ہے کہ چونکہ انہوں نے دو یونانی قبرصی ہلاک کر دیئے ہیں ان پر بھی اس پابندی کے لگنے کا امکان ہے۔ ترکی کے وزیر اعظم اربکان نے پانچ ملکی دورے کے دوران امریکی حکومت پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے ان پابندیوں کو غیر منصفانہ اور ظالمانہ قرار دیا۔ اور کہا کہ وہ اس طرح دوسروں کو مرعوب نہیں کر سکتے۔ ترکی پر اگر پابندیاں لگائی گئیں۔ تو وہ ان پابندیوں کو برداشت کرے گا اور گھٹنے نہیں ٹیکے گا۔

بات یہ ہے کہ اقوام متحدہ اور امریکہ اپنے مسائل کو سمجھتے ہیں اور جو مناسب انتظام کرنا چاہتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ سزا دینے کے طریق بدلنے چاہئیں۔ کسی ملک کو دوسرے ملکوں سے الگ تھلگ کر دینا ایسی سزا ہے جو ساری دنیا پر اثر انداز ہوتی ہے۔ صرف اسی ملک پر نہیں۔ کیونکہ اس ملک کی پروازیں دوسرے ملکوں میں نہیں جاسکتیں اور دوسرے ملکوں کی پروازیں اس ملک میں نہیں آسکتیں۔ پس یہ صرف ایک ملک کو سزا دینے والی بات نہیں یہ مختلف ممالک کو باہمی سزا دینے کا طریق ہے جو ہمارے خیال میں مناسب نہیں۔ سزا دینا ہو تو کوئی اور سزا دی جائے جس سے صرف وہی ملک متاثر ہو۔ باقی نہیں۔ باقی تمام ممالک اس ملک کے ساتھ اپنے معمول کے تعلقات قائم رکھ سکیں۔ اور پھر تجربہ نے یہ بھی بتایا ہے کہ اگرچہ ملک کے لئے مشکلات تو پیدا ہو جاتی ہیں لیکن کوئی ملک ان مشکلات کے پیش نظر یو۔این۔او کے سامنے یا امریکہ کے سامنے جھکنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

ہم یہ تو نہیں کہتے کہ ہماری آواز اعلیٰ طبقوں تک پہنچ سکتی ہے لیکن ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ ہماری دلی دعائیں حالات کو بدل سکتی ہیں۔ ہم ساری دنیا کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حالات کو بہتر بنائے اور سب انسانوں کو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوئے بھائی چارے کے ساتھ رہنے کی توفیق دے اور سزا کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہو۔

دنیوی لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس بات کے لئے مجبور نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہو۔ کبھی چاہتا ہے کہ اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے۔ اور کبھی اسباب پیدا کر کے کرتا ہے۔ اور کسی وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ بنے بنائے اسباب کو بگاڑ دیتا ہے۔

غرض اپنے اعمال کو صاف کرو۔ اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو۔ کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دیتا ہے۔ اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو۔ تاکہ وہ بیکار نہ ہو جاوے اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے۔ اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے۔ اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض احمد نون

محترم رانا فیض بخش صاحب نون

آپ نے 5 ستمبر 1931ء کو حضرت امام جماعت الثانی کے ہاتھ پر بیعت کرکے جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ کی کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ آپ کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ جلد ہی پیغام حق دینے کا کام شروع کر دیا۔ دعوت الی اللہ کی طرف رغبت بڑھتی گئی۔ بڑے شوق اور ذوق سے یہ پیغام زبانی اور تحریری طور پر لوگوں کو دیتے رہے جس دن پیغام کا موقعہ نہ ملتا تو طبیعت پر بوجھ اور افسوس محسوس کرتے۔ آخری عمر میں بوجہ بڑھاپا مضامین تحریر کرتے۔ فوٹو سٹیٹ کرا کر بذریعہ ڈاک و دستی تقسیم کرتے۔

آپ کی دعوت الی اللہ کے نتائج بھی بہت اچھے سامنے آئے ہیں۔ سال 1933ء میں احمد پور ضلع ڈیرہ غازی خاں میں احمدیت کا بیج بویا۔ اب وہاں کی جماعت کی تعداد ڈیڑھ صد سے زائد ہو چکی ہے۔ اسی سال کوٹ ہیبت میں بیج بویا اب ایک ہزار سے زائد پودے اس باغ میں لگے ہوئے ہیں۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ بغرض ملازمت آپ کی تعیناتی ہوئی وہاں صرف ایک گھرانہ گل محمد خاں آف یارو والا کا تھا آپ نے پیغام حق جاری رکھا۔ سال 1946ء میں مناظرہ کرایا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ احمدیت مزید تین گھرانوں میں داخل ہو گئی 1947ء کے فسادات پنجاب کی وجہ سے بھارتی پنجاب سے مہاجرین پاکستان آنا شروع ہو گئے مہاجرین کی آباد کاری کا کام آپ کے سپرد ہوا۔ بذریعہ خطوط اور ڈھونڈ کر اسی سے زائد احمدی گھرانے علی پور میں آباد کر دیئے۔ اس طرح اس جماعت میں وسعت پیدا ہو گئی۔ منٹگمری (ساہیوال) میں حکیم غلام سرور صاحب فیروز پوری سے رابطہ ہوا وہ بھی جماعت میں شامل ہو گئے۔ تحصیل شجاع آباد کی آبادی تقریباً چار لاکھ تھی۔ کوئی شخص احمدی نہ تھا۔ آپ نے سب سے پہلے جماعت میں شمولیت فرمائی اس کے دو ماہ بعد ہماری بڑی نانی صاحبہ نے احمدیت قبول کی۔ 1960ء میں بستی جمال والا میں جماعت قائم ہو گئی۔ چھوٹے بڑے ملا کر اب اس جماعت کی تعداد اسی (۸۰) سے زائد ہو گئی ہے۔ بعد ازاں 1992ء میں چاہ میت والا پر نئی جماعت قائم ہوئی۔ اس جماعت کے قیام میں آپ نے اہم کردار ادا کیا۔ ان کو کثرت سے لٹریچر بھجواتے رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اخلاق فاضلہ بڑی قوت ہے جو کشش کا باعث بنتی ہے۔

دوسرا شغل آپ کا "خدمت خلق" تھا اس کام کو شوق' خوشی اور ہمت سے سرانجام دیتے بستی جمال والا میں زنانہ و مردانہ پرائمری سکول قائم کرائے۔ بیٹ والا موگہ نمبر 1678 اور ڈیرے والا کے موگے لگوا کر اٹھارہ مربع جات بنجر زمین کو باغوں اور لہلاتے کھیتوں میں تبدیل کر دیا بستی جمال والا کی پختہ گلیاں بنوانے' رابطہ سڑک تعمیر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اپنی ذاتی آمدنی سے غریبوں' مساکین' بیوگان اور یتیموں کی مدد کرنے کا سلسلہ عمر بھر جاری رکھا۔ کوئی ضرورت مند موافق و مخالف آ جاتا اس کی ضرورت پورا کرنے لئے حتی المقدور کوشش کرتے۔ ملازمت کے دوران بھی آپ کا یہی طرز عمل رہا اس سلسلہ میں صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ آپ کو سال 1949ء میں کواپریٹو فارمنگ سکیم تحصیل ملتان میں تعینات کیا گیا۔ آپ کے حلقہ میں بارہ تیرہ چک تھے۔ آپ نے تمام چکوک کی داغ بیل ڈال کر منتشر گھرانوں کو ایک ہی جگہ آباد کر دیا۔ ان کی اصلاح ترقی اور تربیت کا کام شروع کر دیا۔ بیوت الذکر تعمیر کرائیں دینی تعلیم کے لئے استاد تعینات کئے۔ سکول جاری کرائے۔ علاج معالجہ کے لئے مرکزی چکوک چک نمبر 5 فیض اور چک نمبر 14 فیض میں دو ڈسپنسریاں قائم کیں۔ ترقی نسل مویشاں کے لئے 5 داجل نسل سانڈ مہیا کئے۔ زمینداروں کے ایما پر حکومت نے سکیم ختم کرکے رقبہ جات کی نیلامی کا حکم دے دیا مزارعان سخت مایوس ہوئے۔ آپ نے ذرائع ابلاغ اور وفود کی معرفت حکومت کو فارمنگ سکیم کی اہمیت و افادیت سے آگاہ کیا۔ جس کی بدولت یہ فارمنگ سکیم بحال ہو گئی۔ گیارہ ہزار خاندان بیکاری کا شکار ہونے سے بچ گئے۔

تیسرا شغل جماعتی چندہ جات کی ادائیگی فراہمی اور ترسیل میں بڑی دلچسپی لیتے یہی وجہ ہے کہ بستی جمال والا نے اپنے چندہ جات کا معیار اچھا قائم کر رکھا ہے۔ بیت الحمد اور مربی ہاؤس کی تعمیر میں آپ کا رول مرکزی رہا محترم عبدالرزاق صاحب لمسکانی آف احمد پور بطور معلم تعلیم و تربیت کا کام کماحقہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

چوتھا شغل کتب سلسلہ احمدیہ کا گہرائی سے مطالعہ کرتے۔ تعلیم میٹرک اور عربی زبان سے ناواقفیت کے باوجود دین کے ایسے حقائق و معارف اور نکات بیان کرتے جسے سن کر عقل دنگ رہ جاتی۔ باہر کے اہل علم احباب بھی ان کی علمی مہارت کو سراہتے ہوئے داد تحسین پیش کرتے۔

آپ عبادات کی بروقت ادائیگی اور دعائیں بہت کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے۔ خدا تعالیٰ کے حضور اضطراب و رقت قلبی سے دعائیں کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو کثرت سے شرف قبولیت بخشتا۔ صاحب رویاء و کشوف بزرگ تھے۔ 1992ء کے سیلاب کی آمد سے قبل اعلان کرا دیا کہ بفضل ایزدی یہ علاقہ سیلاب کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہے گا۔ بفضل تعالیٰ یہ علاقہ سیلاب سے محفوظ رہا۔

امام جماعت کی آواز پر ہمیشہ لبیک کہتے۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے خصوصی لگاؤ و محبت رکھتے حضرت صاحب کی خدمت میں کثرت سے خطوط لکھتے۔ خط کے جواب کی آمد پر انتہائی خوشی و مسرت کا اظہار کرتے۔

آپ کی نیک صحبت اور اچھی تربیت کے نتیجے میں آپ کا ایک نواسہ محترم محمد اکرم صاحب عمر واقف زندگی بطور مربی گوئٹے مالا میں فرائض منصبی ادا کر رہا ہے ایک دوسرا پڑنواسہ مبشر احمد جمالی بیلو رشیا میں میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اس نے بھی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ ایک اور پڑنواسہ مزمل احمد جمالی حفظ کرنے کے بعد میٹرک کا امتحان پاس کرکے اس سال جامعہ احمدیہ میں بغرض دینی تعلیم داخلہ لینے کا متمنی ہے۔ آپ کے بیٹے محترم رانا بشیر احمد صاحب نون ایڈووکیٹ ڈسٹرکٹ کورٹ ملتان نے تینوں بیٹے وقف کئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح آپ کے بیٹے محترم رانا فاروق احمد صاحب نے اپنا بیٹا (اکلوتا) جماعت کے لئے وقف کیا ہوا ہے آپ کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ خاندان کے جملہ افراد تعلیمی میدان میں علاقے کے لوگوں سے بہت آگے ہیں۔ عورتوں اور مردوں کی واضح و نمایاں اکثریت میٹرک سے زیادہ تعلیم رکھتی ہے۔ خاندان کے بہت سے افراد تعلیم و طب کے شعبے میں سرکاری و نجی طور پر فیض رساں وجود بنے ہوئے ہیں۔

یہ نفع رساں و فیض رساں وجود 12۔ دسمبر 1995ء کو ہمیشہ کے لئے ہم سے رخصت ہو گیا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اب بہشتی مقبرہ میں ابدی نیند سو رہے ہیں رحیم و کریم خدا انہیں جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام سے نوازے (آمین)

میرے پیارے محترم نانا جان کے اخلاق کے متعلق غیر از جماعت لوگوں کے کیا تاثرات ہیں ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں۔

میرے نانا جان منٹگمری حال ساہیوال میں بطور

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 4

مسرت ہوئی۔ کہ سینٹ پیٹرس برگ میں ایک لاکھ کے قریب مسلمان آباد ہیں۔

آپ کا قانونی دماغ ان دنوں بھی کس طرح دین حق اور مسلمانوں کی ترقی و بہبودی میں کام کر رہا تھا۔ اس کا کسی قدر اندازہ آپ کے ایک خط سے ہو سکتا ہے جو آپ نے فروری 1913ء میں حضرت امام جماعت اول کی خدمت میں لکھا۔ انگریزی حکومت میں رائج شدہ شرع محمدی (Mohammaden Law) سے متعلق بعض باتیں بطور مثال پیش کر کے آپ نے تحریر کیا۔

اگر یہ باتیں اسلام کے اصول کے خلاف ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہند کے مسلمان ان کو بدلوانے کی کوشش نہیں کرتے۔ کم از کم یہ تو ظاہر کر دینا چاہئے کہ گورنمنٹ جو قانون چاہے عمل میں لائے مگر جس قانون کا نام شرع محمدی رکھا ہے وہ شرع محمدی نہیں اور بہت سی باتیں ایسی ہیں جو اسلام کے خلاف ہیں۔ مگر محمدی قانون کے طور پر رائج ہیں۔ بہتر ہو اگر گورنمنٹ ہند کے شرع محمدی کی نظر ثانی کی جائے۔ اور کم سے کم جماعت احمدیہ کی توجہ تو اس طرف دلائی جاوے تاکہ وہ دین حق پر عمل کر کے ان غلط اصولوں کے خلاف فیصلہ کروا دیں۔

ایک اور اصول جو شرع محمدی میں دیا ہے وہ یہ ہے کہ اگر ایک مسلمان مرد یا عورت اسلام سے مرتد ہو جائے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اس اصول سے پادری لوگ مسلمانوں کو تنگ کرتے ہیں مثلاً اگر ایک مسلمان عورت عیسائی ہو جائے۔ تو اس کی طلاق ہو گی۔ اب بے شک اسے کوئی نکال کر لے جائے خاوند کچھ نہیں کر سکتا۔ آپ کی اس امر کی بابت کیا رائے ہے۔"

...والسلام دعاگو طالب دعا آپ کا غلام ظفراللہ

چوہدری صاحب کے بعد لندن میں پہلے خواجہ کمال الدین صاحب اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال بھی دعوت الی اللہ کے لئے پہنچ گئے۔ اور آپ ان کے ساتھ خدمت دین کے فریضہ میں خاص دلچسپی لیتے رہے۔ امامت ثانیہ کے قیام پر آپ نے اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے تو بیعت کا خط لکھ دیا۔ مگر خواجہ صاحب نے جو مجبوراً امام اول کی دوبارہ بیعت کر چکے تھے آپ کی وفات کے بعد امامت سے علی الاعلان منحرف ہو گئے۔

کہتے ہیں حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں جب لندن سے چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے بیعت نامے پہنچے تو آپ نے ایک مجلس میں فرمایا خدا کی قدرت فتح و ظفر خدا نے ہمیں عطا کر دیئے ہیں اور کمال (یعنی چالاکی) غیر مبایعین کے حصہ میں آیا ہے۔

چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب لندن میں تین سال قیام کے بعد شروع نومبر 1914ء میں واپس اپنے وطن میں پہنچے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر30724

I Ahmad Zaman s/o Saman

پیشہ کسان عمر63 سال بیعت 1948ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 94-5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان برقبہ 81 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی 10000000 روپے (2) زمین برقبہ 700 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی 14000000 روپے (3) زمین برقبہ 1000 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی 20000000 روپے اور دھان کا کھیت برقبہ 1000 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا 15000000 روپے کل جائیداد 59000000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 70000 روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ahmad Zaman انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Khusna Abdul Rakhim s/o E Abdul Manan انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Sukarta S/o Minan انڈونیشیا۔

مسل نمبر30725

I Wawan s/o Muksin

پیشہ تجارت عمر22 سال بیعت 1989ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 93-6-29 میں وصیت کرتاوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 125000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Wawan جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Dade Muksin S/o Muksin انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Asep Hartono s/o Ujang Hartono ساکن جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر30726

میں بشارت احمد شاہ ولد سید محمد ایوب شاہ قوم سید پیشہ ... عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمان کالونی ربوہ حال ہالینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ F445-00 ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید بشارت احمد شاہ 39C رحمان کالونی ربوہ حال ہالینڈ گواہ شد نمبر1 Manwar Ahmad ہالینڈ گواہ شد نمبر2 Dr. Muhammad Amjad Chughtai ہالینڈ

مسل نمبر30727

میں افتخار نذر ولد نذیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ... عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 29/5 دارالبرکات حال ہالینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ F 445/- ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد افتخار نذر 29/5 دارالبرکات ربوہ حال ہالینڈ گواہ شد نمبر1 Manwar Ahmad ہالینڈ گواہ شد نمبر 2 Dr. Muhammad Amjad ہالینڈ۔

مسل نمبر30728

میں محمد انور احمد چغتائی ولد غلام مصطفیٰ چغتائی قوم چغتائی پیشہ الیکٹرونس ٹیکنیشن عمر40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی حال ہالینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ F 445/- ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد انور احمد چغتائی A/82 بشریٰ ہاؤس فلاح سوسائٹی ڈرگ کالونی کراچی حال ہالینڈ گواہ شد نمبر1 Manwar Ahmad ہالینڈ گواہ شد نمبر2 Dr. Muhammad Amjad Choghtai ہالینڈ۔

مسل نمبر30729

میں مظفر حسین ولد عبدالحمید صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محراب پور ضلع نوشہرو سندھ حال ہالینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زرعی زمین برقبہ 35 ایکڑ مالیتی ساڑھے دس لاکھ روپے واقع محراب پور۔ 1050000/- روپے۔ اور مکان واقع محراب پور ضلع نوشہرو مالیتی 500000/- روپے جس کے وارث والدہ صاحبہ چار بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ F 445/- ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مظفر حسین احسن جنرل اسٹور ریلوے روڈ محراب پور ضلع نوشہرو سندھ حال ہالینڈ گواہ شد نمبر1 Dr.Muhammad Amjad Choghtai ہالینڈ گواہ شد نمبر2 مبشر احمد ہالینڈ۔

مسل نمبر30730

میں راجہ محمد احمد ولد راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ قوم گکھڑ پیشہ تجارت عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر16 صدر انجمن احمدیہ حال ہالینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ F 445/- ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد راجہ محمد احمد کوارٹر نمبر16 صدر انجمن احمدیہ ربوہ حال ہالینڈ گواہ شد نمبر 1 Kawsar Ahmad وصیت نمبر 23996 ہالینڈ گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر محمد امجد چغتائی وصیت نمبر 24407 ہالینڈ۔

مسل نمبر30731

میں ظفر اقبال قریشی ولد مقبول احمد قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور حال ہالینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ F 445/- ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظفر اقبال قریشی 8/6 مزنگ روڈ لاہور حال ہالینڈ گواہ شد نمبر1 منیر اے طارق ہالینڈ گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر محمد امجد چغتائی وصیت نمبر24407 ہالینڈ۔

مسل نمبر30732

I Ataullatif verhgen s/o Hibatunnoer ver Hgen

پیشہ تعلیم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہالینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ F 286/- ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ataullatif verhgen s/o Hibatunnoer verhgen ہالینڈ گواہ شد نمبر1 مبشر احمد ہالینڈ گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر محمد احمد چغتائی ہالینڈ وصیت نمبر24407۔

مسل نمبر30733

I-Miss Siti Rgpiah Daughter of Tarja

پیشہ طالب علمی عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 94-5-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30000/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Miss siti Ropiah جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Tarja والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 Ahmad Sjoe Kruno جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر30734

میں عزیزہ بیگم زوجہ حکیم محمد امین صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- حق مہر وصول شدہ-/5000 روپے- 2- طلائی زیورات وزنی 17 گرام مالیتی-/7650 روپے- 3- دکان واقع مین بازار بدوملہی مالیتی-/300000 روپے- کل جائیداد -/312650 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ زوج پسر خود مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ عزیزہ بیگم معرفت نصیر احمد طاہر طاہر دواخانہ بدوملہی گواہ شد نمبر1 رفیع الدین بٹ وصیت نمبر9913 گواہ شد نمبر2 حکیم نصیر احمد طاہر پسر موصیہ-

درخواست دعا

○ مکرم ساجدہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنان کوثر صاحب کارکن مجلس انصار اللہ پاکستان عرصہ چھ سال سے ایک ٹانگ میں سوزش اور درد کی تکلیف میں مبتلا ہیں- چند دن سے ٹانگ میں سوزش اور درد میں مزید اضافہ ہو گیا ہے چلنا پھرنا بالکل بند ہو گیا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے-

○ مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب دارالعلوم غربی ہارٹ اٹیک کی وجہ سے CCU فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں- ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے-

○ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم معین الدین صاحب کارکن الفضل گلے میں ٹانسلز اور بخار کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں- ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے-

سانحہ ارتحال

○ محترمہ نشاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری فضل خان چک 60 کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد مختصر علالت کے بعد مورخہ 96-8-20 فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 79 سال انتقال کر گئیں- اسی دن بعد از عشاء مکرم نصیر احمد شاد صاحب نے بیت المحمود میں جنازہ پڑھایا- آپ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم نعیم اقبال صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی- اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے-

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ امتہ الرحمٰن کشور صاحبہ وصیت نمبر 4905 زوجہ مولوی علی قاسم صاحب قوم راجپوت نے قادیان سے 1937ء میں وصیت کی تھی- اگر وہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع کریں-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

آپ کی محبتوں کی حفاظت کرے گی-

حضرت صاحب نے فرمایا احمدی دنیا اس وقت کروڑ سے اوپر کی دنیا ہے- ان میں سے لاکھوں احمدی ایسے ہیں جو تنہائی میں ولولے اور جوش سے اللہ کو یاد کرتے ہیں- اللہ ان کے پاس اتر آتا ہے- حضرت صاحب نے فرمایا اپنے پیاروں کے ساتھ ہنسنے کی بجائے خدا کی یاد میں رونے کو ترجیح دیں-

حضرت صاحب نے اپنے دلنشیں خطاب کے آخر پر فرمایا کہ محبت کے جو تذکرے آج ہوئے ہیں اگر یہ سب سچے ہیں تو آپ کو چاہئے کہ سچ کو اختیار کریں- امانتوں کو ادا کریں اور پڑوسی کے حقوق ادا کریں- آپ نے فرمایا فساد کی دنیا محبت کی دنیا نہیں ہے- امن کی دنیا محبت کی دنیا ہے- ان نصیحتوں کو پلے باندھ لیں-

آخر میں حضرت صاحب نے دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام فرمایا-

بقیہ صفحہ 2

مرزا رضوان احمد بیگ صاحب-

8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 نارویجین پروگرام- (-) اصول کی فلاسفی
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-(نیا)
11-00 جرمن پروگرام-

بقیہ صفحہ 5

اسسٹنٹ رجسٹرار محکمہ امداد باہمی تعینات تھے- 5- نومبر 1966ء کو ریٹائر ہونے پر عوام و خواص نے الوداعی پارٹیاں دیں کثیر تعداد میں لوگ ان پارٹیوں میں شریک ہوتے رہے- شعرائے کرام نے ان کے حق میں منظوم کلام پیش کئے- پاک پتن کے لوگوں نے وسیع پیمانہ پر الوداعی دعوت کا انتظام کیا- جناب میاں شیر محمد ساکن پاکپتن نے منظوم کلام پیش کیا- احباب سے آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26- اگست-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ راوی اور چناب کے سیلاب کی صورت حال مزید خراب ہو جانے سے سینکڑوں بستیاں زیر آب آ چکی ہیں۔ لاہور میں راوی کے سیلاب نے بند کے اندر واقع آبادیوں میں تباہی مچا دی۔ سیالکوٹ اور وزیر آباد کو آفت زدہ علاقہ قرار دے دیا گیا۔ سیالکوٹ سے ریل اور سڑک کا رابطہ ختم ہو گیا۔ فیصل آباد سرگودھا روڈ پر ٹریفک معطل ہو گئی۔ لاکھوں ایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ جھنگ کے حفاظتی بند کو بھی خطرہ درپیش ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے گوجرانوالہ ڈویژن کے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا اور کہا کہ لوگوں کا نقصان پورا کر دیا جائے گا۔ مالیہ اور آبیانہ معاف کر دیا جائے گا۔ زرعی قرضوں کی وصولی دو سال تک موخر کر دی جائے گی۔ مفت بیج دیئے جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے سیالکوٹ میں چیف انجینئر آبپاشی سمیت 3 افسر معطل کر دیئے۔ وزیر اعلیٰ سردار عارف نکئی نے اعلان کیا ہے کہ سیلاب میں جان بحق ہونے والوں کے ورثاء کو 30 ہزار روپے اور مویشیوں اور مکان گرنے کے نقصان پر 5-5 ہزار روپے معاوضہ دیا جائے گا۔ وزیر آباد کو سیلاب سے بچانے کے لئے بند بنایا جائے گا۔

○ سیالکوٹ کا علاقہ سیلاب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ ڈسکہ سے ملحقہ دیہات میں 15 سے 17 فٹ پانی کھڑا ہے۔ تحصیل ڈسکہ ضلع کے دیگر علاقوں سے کٹ گئی۔ شکر گڑھ کا ملک بھر سے رابطہ ختم ہو گیا۔ شہر میں 25 مکانات گر گئے۔ 3 افراد ہلاک ہو گئے۔ جھنگ کے قریب دریائے چناب میں شدید طغیانی ہے۔ بدوملی شہر میں تین فٹ پانی مانگا منڈی رائے ونڈ روڈ پر کئی کئی فٹ پانی کھڑا ہے۔

○ محکمہ ہائی ویز نے سیلابوں اور بارش سے متاثرہ متعدد سڑکیں ہر قسم کی ٹریفک کے لئے بند کر دی ہیں۔ سیالکوٹ سے گوجرانوالہ' سیالکوٹ بائی پاس' سیالکوٹ امین آباد' بائی پاس' ایکس ٹینشن سیالکوٹ' سیالکوٹ کشمیر روڈ' بدیانہ چونڈہ روڈ' چنگل واں روڈ' اور کھوج چک سے پل باجوہ روڈ۔

○ مسٹر آصف علی زرداری ایم این اے نے لاہور کے متاثرہ علاقوں کا اچانک دورہ کیا اور انتظامیہ پر برستے رہے انہوں نے گندگی کے ڈھیروں کا سخت نوٹس لیا۔ وفاقی وزیر نے متاثرین میں راشن تقسیم کیا۔ ان کے سخت رویہ کی وجہ سے پروگرام میں اچانک تبدیلی کر دی گئی۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ میں آرمی چیف کی حیثیت سے سیاست کرتا تھا۔ اوپر کے اشارے پر سیاست میں آیا ہوں۔ تبدیلی اوپر کے اشارے پر ہوتی ہے اور ڈرامہ شروع ہو جاتی ہے۔ بھٹو کریز ختم ہو رہا ہے۔ عمران خان نے اپنے کارڈ جلد شو کر دیئے ہیں۔ ان کی وجہ سے بے نظیر بھٹو اور نواز شریف کھڑے ہوئے ہیں۔ آٹھ سال سے چلنے والی جمہوریت کی گاڑی پٹڑی سے اتر گئی ہے لیکن موجودہ حکومت کو اپنی مدت پوری کرنی چاہئے۔

○ اپوزیشن نے پاکستان بچاؤ تحریک کا آغاز کر دیا ہے۔ اے این پی کے ارکان اسمبلی نے بھی اپنے استعفے نواز شریف کے حوالے کر دیئے ہیں۔ پشاور میں اپوزیشن لیڈر اور دیگر رہنماؤں نے اپنے خطاب میں کہا کہ سابق صدر غلام اسحاق نے ہمیں کام کرنے نہیں دیا۔ آج خود بیانات دے رہے ہیں۔ بے نظیر حکومت کو جانا چاہئے وزیر اعظم ہاؤس گندا ہو چکا ہے۔ ہم ٹھڈے مار کر گھوڑے وہاں سے نکالیں گے۔ اور تین بار کلمہ پڑھ کر اسے صاف کریں گے۔ سرے کا محل نیلام کر کے دولت عوام کے قدموں میں ڈھیر کر دیں گے۔ ناجائز ٹیکسوں سے عوام میں جینے کی قوت ختم ہو چکی ہے۔

○ فوجی سربراہوں کے اجلاس میں قومی سلامتی اور سیلاب کی صورت حال پر غور کیا گیا۔ میراج 2000- 5 طیاروں کو پاک فضائیہ کی رائے میں موجودہ حالات میں بہتر قرار دیا گیا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے عبوری حکومت کی تشکیل کے لئے 8 نکاتی فارمولا پیش کر دیا ہے۔ حکومت خود کو احتساب کے لئے پیش کرے۔ حکمران اثاثوں کا اعلان کریں۔ متناسب نمائندگی کا نظام اپنایا جائے۔ الیکشن کمیشن کے ساتھ امیدواروں کی جانچ کے لئے ادارہ بنایا جائے۔

○ دریائے کنہار میں بس گرنے سے 18- افراد ہلاک ہو گئے گڑھی حبیب اللہ جانے والی بس کو یہ حادثہ شوڑاں کے قریب پیش آیا۔ 23- افراد زخمی ہو گئے۔

○ مسلم لیگ (ن) نے سیاسی سرگرمیاں معطل کر کے متاثرین بارش کے لئے امدادی کاموں کا آغاز کر دیا ہے۔ ایک لاکھ روپے کا امدادی فنڈ قائم کر دیا گیا۔ تمام مسلم لیگی ارکان پنجاب اسمبلی اپنی ایک ایک ماہ کی تنخواہ فنڈ میں دیں گے۔ مخیر حضرات سے بھی اس میں حصہ لینے کی اپیل کی گئی۔ موبائل ڈسپنسریوں اور ڈاکٹروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ بارش نے لاہور کو کھنڈر بنا دیا ہے۔

○ فیصل آباد میں بینک ڈکیتی کے دوران لاکھوں روپے لوٹ لئے گئے۔ دو ڈاکو باہر کھڑے رہے اور دو نے مسلم کمرشل بینک نیو غلہ منڈی برانچ سے 10 لاکھ سے زائد نقد 32 ہزار کے پرائز بانڈ اور 37 لاکھ کے ٹریول چیک لوٹ لئے۔

○ سیالکوٹ کی تاریخ میں پہلی بار ماہ اگست میں ریکارڈ بارش ہوئی اب تک اس ماہ میں 750 ملی میٹر بارش ہو چکی ہے۔ جبکہ گزشتہ سال صرف 148 ملی میٹر بارش ہوئی تھی۔

○ کلرکوں کی ہڑتال اور تالہ بندی سے سرکاری کام مفلوج ہو گیا۔ ملک بھر کے کئی شہروں میں کلرکوں نے ہڑتال کی۔ 28- اگست کو ضلعی اور ڈویژنل سطحوں پر بچوں کے ہمراہ احتجاج کا اعلان کیا گیا ہے۔ کلرکوں کی ایسوسی ایشن نے کہا ہے کہ 18 ستمبر کو اسلام آباد کی طرف مارچ ہو گا۔

○ آزاد کشمیر کے نومنتخب صدر سردار ابراہیم نے کہا ہے کہ میں یہ مسئلہ ایک بار پھر سلامتی کونسل میں لے جاؤں گا۔ پہلے بھی یہ مسئلہ سلامتی کونسل لے کر گیا تھا اور سرخرو لوٹا تھا۔ آزاد کشمیر بھی میری پکار پر شروع ہونے والے جہاد کے نتیجے میں آزاد ہوا تھا۔ تحریک کو دوبارہ زندہ کر دوں گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سابق حکومت نے ملکی خزانہ کو بے دردی سے لوٹا۔

○ بی بی سی نے خبر دی ہے کہ شمالی علاقوں نے بھی خود مختاری کا مطالبہ کر دیا ہے گلگت اور بلتستان کے لوگوں نے کہا ہے کہ اگر ہم کو ملک کے دیگر شہریوں کے برابر حقوق نہ دیئے گئے تو تحریک چلائیں گے۔

○ سلامتی کونسل کے ایجنڈے سے مسئلہ کشمیر کے اخراج پر اقوام متحدہ میں پاکستانی سفیر احمد کمال کو تبدیل کر دیا گیا۔ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم بیرسٹر سلطان محمود نے کہا ہے کہ احمد کمال کی واپسی پر تحقیقات کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ پر سے دنیا کا اعتماد اٹھ رہا ہے۔

○ پشاور میں نواز شریف کی ریلی میں امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد موجود نہ تھے۔

○ مسلم لیگ کے شہباز شریف نے جب شمالی لاہور کا دورہ کیا تو عوام ان کے سامنے چیخ اٹھے "آپ کو تین سال کے بعد شمالی لاہور یاد آیا ہے۔" شہباز شریف نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کا نمائندہ ہوں۔

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

جدید ڈیزائنوں کے اعلیٰ زیورات لغیر ٹانکے کے بنوانے یا خریدنے کیلئے تشریف لاویں۔ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
محمود جیولرز ربوہ
فون: دکان: 212381 گھر: 212131
چوہدری محمود احمد راجپوت۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ✧ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 34134

ضرورت ہے
ہومیو دواساز ادارے کو پاکستان بھر میں میٹرک پاس تجربہ کار، محنتی اور مخلص میڈیکل ریپس کی ضرورت ہے۔ اچھے اور روشن مستقبل کے لئے خود ملیں یا درخواست بھجوائیں۔ ترقی کے بہترین مواقع موجود ہیں
ڈاکٹر مرزا رفیق احمد المنیب پولی کلینک
دارالصدر غربی الف ربوہ فون: 211794-04524

اٹھرا کی کامیاب مرض اٹھرا علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
گوجرانوالہ

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
اچھی صحت کا راز ۔ رضوان فوڈز ۔ تازہ اور خالص غذا
غذائیت سے بھرپور • سرخ مرچ • ہلدی • دھنیا • گرم مصالحہ • دال چنا • بیسن • دلیہ • چنے • کمل سرسوں اور تیل سرسوں
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ
فون 212307

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
10 گرام 30 روپے۔ 60 گرام 90 روپے۔ 100 گرام 150 روپے — 250 روپے —
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434 Fax: (04524) 534